OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 4, Issue 4 (October-December 2021)

خواتین کے معاصر تفریحی رجحانات اور تحدّیات: سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک مطالعہ

Contemporary Recreational Trends in Women and Challenges in this Regard: A Study in the light of *Sīra*

Dr. Hafsa Nasreen

Senior Editor, Department of Urdu Encyclopedia of Islam, University of the Punjab, Lahore

Abstract

Islam is a complete way of life. All human needs have been regarded. One of them is recreation. Recreation is the important necessity of human being. Everybody needs physical and mental recreation so that his physical and mental energies may be used in a positive way. Women are no exception. In fact, they need more energy as they have to take care of whole family. Unfortunately, our females are engaged in unhealthy and forbidden activities in the name of "recreational activities", which are not aligned with our religious, social and cultural values. This paper deals with the challenges of these activities of Muslim women in the light of *Sīrah*. Author has presented the guidelines of Quran and Sunnah regarding entertainment and recreation of women.

Keywords: Recreational activities, Islamic Perspective, physical and mental health

تمہید

اسلام دین فطرت ہے۔ انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کی رعایت اس کا تفرّد و تخصص ہے۔ انھی فطری ضرورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان وقتاً فوقتاً تفریحی سرگرمیوں کے ذریعے خود کو تازہ دم کرلے کیونکہ ایک معمول کی زندگی بسر کرتے کرتے انسان اُکتا جاتا ہے۔ اس کے قویٰ مضمحل اور صلاحیتیں کمزور پڑنے لگتی ہیں بنابریں اسلام نے نہ صرف اس کی گنجائش و رعایت رکھی بلکہ اس کی ترغیب و تحریک دی ہے۔ خواتین جن کے ذمّے پورے گھرانے کی دیکھ بھال اور پرورش ہوتی ہے ان کی جسمانی

و ذہنی صحت، دماغی و جذباتی توازن، ان کا فعال، خوش باش اور مستعد رہنا نہ صرف ان کے بلکہ پورے گھرانے کے لیے ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات میں خواتین کو یہ حق بھرپور طریقے سے دیا گیا، چنانچہ عہد رسالت مآبؐ میں خواتین کو بہتر سماجی زندگی گزارنے کا اہل بنانے کے لیے ان کے مختلف مثبت اور مفید نتائج کی حامل تفریحی سرگرمیوں میں اشتغال کی بہت سی مثالیں و نظائر موجود ہیں۔ مثلاً قصہ گوئی، حکمت آمیز شاعری، دوڑنا، تلوار و برچھیوں کے کرتب دکھانا وغیرہ۔ یہ ساری سرگرمیاں ہر اعتبار سے بہت مفید و معاون تھیں۔

عصرِ حاضر، جس میں اعصابی تناؤ، ذہنی دباؤ بہت زیادہ ہے اور ڈیپریشن جیسے موذی مرض نے ہر گھر میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں، تفریحی سرگرمیوں کی ضرورت و اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔ آج کل خواتین تفریح کے لیے بالعموم درج ذیل وسائل و ذرائع اختیار کیے ہوئے ہیں: ٹی وی، کمپیوٹر پر انٹرنیٹ میں مشغولیت اور سب سے بڑھ کر موبائل۔ موبائل فی زمانہ تفریح کا سستا فوری اور اہم ترین ذریعہ تصور کیا جاتا ہے چنانچہ بیشتر خواتین کا زیادہ تر وقت اسی کے ساتھ گزرتا ہے۔ علاوہ ازیں کھیلوں کا رجحان بھی بتدریج بڑھ رہا ہے۔ اس میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، کبڈی غرضیکہ خواتین لگ بھگ ہر کھیل کے میدان میں اتر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک متداول تفریح سیر وسیاحت، شاپنگ مالز میں گھومنا پھرنا، لانگ ڈرائیو پر جانا بھی ہے۔ مذکورہ بالا تفریحی سرگرمیوں میں سے بیشتر بعض امور تو صریحاً شریعت سے متصادم ہیں۔ مثلاً خواتین کا کرکٹ، ہاکی، اس طور پر کھیلنا کہ ٹی وی پر دکھایا جا رہا ہو، یا کھلے میدان میں جہاں غیر مرد اسے دیکھ سکتے ہوں۔ اسی طرح کچھ کا استعمال انھیں ممنوعات میں شامل کر دیتا ہے مثلاً موبائل کے ذریعے ناشائستہ مواد دیکھنا پڑھنا، یوٹیوب پر وقت برباد کرنا، غلط قسم کے تعلقات میں پڑ جانا، غلط لوگوں سے دوستیاں، اشتہارات دیکھ کر ضروریات کی حد سے تجاوز کرتے ہوئے خواہشات کی تکمیل کے لیے خوفناک یا دشوار راستے اختیار کر لینا۔۔ گویا ایک طویل فہرست ہے ان تفریحات کی جن کے نتائج ہولناک ہیں۔ نیز گھنٹوں بیٹھ کر گزارنے سے اعصاب و عضلات ضعف اور پھر امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دھیرے دھیرے بے کار ہونے لگتے ہیں۔ خواتین کی معاصر تفریحات کی یہی سب سے بڑی تحدّی اور چیلنج ہے جس کا جائزہ اس مقالے میں لیا جائے گا نیز سیرت کی روشنی میں اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے چند نکات پیش کیے جائیں گے۔ مقالہ ہٰذا ابتدائیے، دو اجزا اور اختتامیے پر مشتمل ہے۔ حصہ اوّل بعنوان خواتین کی تفریح کا اسلامی تصوّر اور حصّہ دوم بعنوان خواتین کے معاصر تفریحی رجحانات۔ تحدّیات اور سیرت کی روشنی میں ان کا حل لکھا گیا ہے۔ آخر میں اختتامیہ پیش ہے۔

حصہ اوّل: خواتین کی تفریح کا اسلامی تصوّر

"تفریح" عربی زبان کے سہ حرفی مادے "ف ر ح" سے مصدر ہے۔ اس کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں: "فرح: الفَرح نقیض الحزن۔۔۔ ھو ان یجد فی قلبه خفة، الفرحة: المسُرّة۔ فی حدیث التوبة: لله اشد فَرَحًا بتوبة عبده----"[1] اور اصفہانی نے اس کی تعریف یوں کی ہے: الفرح انشراح الصدر بلذة عاجلة غیر آجلة۔ وذٰلک فی للذات البدنیه الدنیویة۔ والسرور ھو انشراح الصدر بلذة فیھا طمانینة الصدر عاجلاً او آجلاً۔[2] گویا ہر وہ چیز یا عمل یا احساس جو دل سے رنج و حزن کی کیفیت کا خاتمہ کرے، دل میں خوشی، راحت، رضا، شرح صدر، مسرت، اطمینان، کی کیفیات کو وجود بخشے، وہ "تفریح" کے ذمرے میں آتا ہے۔ ہر وہ کام جو انسان کا دل بہلائے، اسے تازہ دم کرے، سکون و اطمینان دے وہ تفریحی سرگرمی کہلائے گا۔ بنابریں اردو کی مستند لغت میں اس کے معنی میں ان ساری کیفیات کا تذکرہ موجود ہے: "خوشی تازگی، مسرت، فرحت، آرام و صحت، ٹھٹھا مذاق، سیر، گلگشت، ہواخوری، تسکین، اطمینان، تالیف قلب، دل

بہلنا، مزہ لینا، جی لگنا۔۔۔[3]۔اس کی جامع ترین تعریف ابن قیمؒ کے ہاں ملتی ہے: الفرح تقع فی القلب بادراک المحبوب"[4]۔"یعنی کسی بھی محبوب چیز کو حاصل کرنے سے جو لذت ملتی ہے اسی کو فرحت وخوشی / تفریح کہتے ہیں"۔

ان تعریفات کی روشنی میں: کسی تقریب میں شرکت کرنا، اعزاء سے میل ملاقات، اپنے شہر، ملک یا کسی دوسرے ملک میں بغرض سیر وسیاحت جانا، کھیل کود، کوئی ہدف طے کرکے اسے حاصل کرلینا، کسی مصنف کا اپنی تصنیف کو پایہ تکمیل تک پہنچالینا، کوئی کھیل یا ایسی سرگرمی دیکھنا جس سے طبیعت تازہ دم ہو جائے، من پسند کھانا کھانا وغیرہ سبھی تفریح کے ذیل میں آتے ہیں۔

تفریح کی مختلف صورتیں

سطور بالا میں پیش کردہ مفہوم تفریح کے پیشِ نظر یہ ایک وسیع دائرہ ہے جس میں بہت سے امور شامل ہیں۔ جنھیں ہم تفریح کی مختلف صورتیں کہہ سکتے ہیں مثلاً:

1۔ ملّی و اجتماعی تہوار منانا، عیدین پر ملنا ملانا۔2۔ علاقائی ورسمی تہوار۔3۔ ذاتی و نجی تقاریب۔4۔ سیر وسیاحت کے لیے اپنے گھر، شہر یا ملک سے کسی دوسری جگہ جانا۔5۔ مختلف تعمیری سرگرمیوں میں حصہ لینا، نئے کام سیکھنا اور کرنا، صحت مند مقابلے کی فضا میں مسابقت کی دوڑ۔6۔ مزاح۔ مثبت شائستہ مزاحیہ لطائف یا تحاریر۔ سمعی یا بصری۔7۔ قصہ گوئی / حکمت آمیز شاعری سننا سنانا، لکھنا پڑھنا۔8۔ اشیائے ضروریہ میں کوئی نئی چیز خریدنا، استعمال کرنا۔9۔ کھیل کود، ورزش: تیر اکی، گھڑ سواری، دوڑ وغیرہ۔10۔ باغبانی۔

اسلام کا تصور تفریح

اسلام دین فطرت ہے لہٰذا انسانی فطرت کے مطابق اعتدال و توازن کا بہترین نمونہ اور راستہ ہے۔ وہ انسان کو ہمہ وقت صوم و صلوٰۃ اور اذکار و اوراد میں اشتغال کا پابند نہیں کرتا۔ وہ دینِ خشک نہیں ہے کہ انسان پر راحت اور مسرت و انبساط کے دروازے بالکل بند کرکے اسے زاہد خشک بنادے جس پر ابتسام بھی حرام ہو۔ وہ انسان کے اس فطری حق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے کہ انسان وقتاً فوقتاً خود کو تازہ دم (recharge کرے)۔ اپنی صلاحیتوں اپنے قویٰ کو جلا بخشے انھیں regenerate کرے۔ بلکہ اسلام اس کی حوصلہ افزائی اور تاکید کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: قل بفضل اللہ و برحمة فلذ لک فلیفر حوا[5] "اللہ کے فضل کو یاد کرکے خوشی کا اظہار کرو فرحت کا اظہار کرو" فرمان رسول ﷺ ہے: روّ حوا القلوب ساعة[6] "دلوں کو وقتاً فوقتاً خوش کرتے رہا کرو"۔ اسی مفہوم کا حامل حضرت علیؓ کا فرمان نقل کیا جاتا ہے: "القلوب تمل کما تمل الابدان فابتغوا لھاطرائف الحکمة "[7] "دل اسی طرح اکتانے لگتا ہے جیسے بدن تھک جاتے ہیں لہٰذا اس کی تفریح کے لیے حکیمانہ طریقے تلاش کیا کرو"

سطور بالا میں تفریح کی جتنی صورتیں بیان کی گئی ہیں اسلام ان سب کی اجازت دیتا ہے لیکن کچھ بنیادی شرائط کے ساتھ۔ دین اسلام کا تخصّص و تفرد یہ ہے کہ اس نے recreation اور recharge یعنی تازہ دم ہونے کے عمل کے لیے کسی لایعنی سرگرمی کو اختیار کرنے کے بجائے صحت مندانہ طریقوں پر چلنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ اسلامی فریم ورک / تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو تفریح کے لیے جو مشاغل اپنائے گئے وہ لغویات، اسراف مال اور وقت کے ضیاع کے برعکس ایسے صحت بخش مشاغل تھے جن کے دوررس اثرات انسان کے قلب و ذہن پر مرتب ہوتے ہیں۔ آنجنابؐ نے اس باب میں ایک رہنما اصول بیان فرمایا جو خود بخود ایک بامقصد، تعمیری تفریح کی جانب لے جاتا ہے فرمایا: "اللہ کو قوی مومن ضعیف مومن سے زیادہ محبوب ہے اگرچہ خیر دونوں میں ہے[8]۔ اسی طرح حضرت عمرؓ فاروق کا یہ فرمان کہ "اپنے بچوں کو اچھل کر گھوڑے پر سوار ہونا سکھاؤ اور انھیں اچھے اشعار سنایا کرو"[9]۔ فرمان رسول ﷺ ہے: ہر چیز لہو ولعب ہے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو سوائے چار چیزوں

کے۔ ان چار چیزوں میں آپ ﷺ نے گھوڑے کو سدھانا، دو اہداف کے درمیان چلنا اور تیر اکی بھی ذکر فرمائے[10]۔ یعنی بامقصد، مثبت تعمیری سرگرمیاں اختیار کرنے کا حکم دے کر لغویات کی گنجائش ختم کر دی گئی۔ پھر اسلامی تعلیمات میں تفریح کی حدود بھی طے کر دی گئی ہیں۔ ایک بنیادی دائرہ دے دیا گیا ہے کہ اس کی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ چنانچہ تفریح کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

1۔ فرائض ساقط نہ ہوں: یہ جائز نہیں کہ آپ فرض نماز یا دیگر فرض عبادات کے مخصوص اوقات میں ورزش یا کسی اور تفریح سرگرمی میں مشغول ہوں یا پہاڑ پر ہائکنگ کے لیے چڑھ جائیں۔

2۔ حیا کا اسلامی تصور برقرار و بحال رہے: کوئی بھی ایسی سرگرمی نہ ہو جو بے پردگی پر مبنی ہو۔ اسلام نے پردے اور حیا کی جو حدود مقرر کی ہیں ان سے تجاوز نہ ہو۔ مثلاً غیر ساتر لباس پہننا، مرد و زن کا اختلاط، خواتین کا بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ سیر و سیاحت کے لیے نکل جانا، نامحرموں سے بے حجابانہ و آزادانہ میل جول کی حامل کسی بھی تفریحی سرگرمی میں شمولیت۔

3۔ اسراف و تبذیر نہ ہو: کسی ایسی تفریحی سرگرمی کی اجازت نہیں جس میں پیسے کا بے جا استعمال ہو۔ خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور نجی تقریب۔ یا پھر سیر وسیاحت کا کوئی منصوبہ ہو۔ خرچ میں اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ اسراف شیطانی کام ہے اس کی اجازت ولیمے جیسی مسنون تقریب میں بھی نہیں۔

4۔ لایعنی کام نہ ہو: مقصدیت کی حامل تفریح ہو جس سے دین و دنیا دونوں کی خیر و فلاح کا حصول ممکن ہو۔

تفریحی سرگرمیوں کے ذریعے تازہ دم ہونے کی تاکید خواتین و حضرات دونوں کے لیے ہے۔ ایک عورت کے ذمے پورے گھرانے کی دیکھ بھال ہوتی ہے۔ گھر کے جملہ معاملات اسی کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ اس کا جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند اور فعّال ہونا دراصل پورے گھرانے کی صحت اور فعّالیت کے لیے نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کی ضمانت بھی ہے چنانچہ خواتین کے لیے بامقصد، تعمیری تفریح بے حد ضروری ہے۔ معاصر عہد میں تو اس کی اہمیت و ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ اکل و شرب کے حوالے سے، جسمانی سرگرمی کے حوالے سے اب جو معمولاتِ حیات بن چکے ہیں ان میں تو صحت بخش تفریح کی ضرورت و اہمیت محتاجِ بیان نہیں۔ خواتین کو لازماً راحت و مسرت، تسکین و آرام اور انبساط کی کیفیات کے حصول کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ وہ تازہ دم رہیں اور اپنی ذمہ داریاں خوش طبعی اور خوش اسلوبی سے نبھا سکیں۔

عہدِ رسالت مآب ﷺ میں خواتین کی تفریحی سرگرمیاں۔ چند مثالیں

کتبِ سیرت میں خواتین کی متعدد تفریحی سرگرمیوں کے نظائر موجود ہیں جنھیں سطور بالا میں "تفریح" کے ذیل میں ذکر کیا گیا ہے۔ چند برائے ملاحظہ پیش ہیں:

1: قصہ گوئی

عہدِ رسالت میں خواتین کا ایک دوسرے کو نصیحت آموز قصے سنانا مذکور ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں گیارہ خواتین کا قصہ موجود ہے جو مل کر بیٹھیں اور انھوں نے اپنے اپنے شوہروں کے خصائص بیان کیے۔ ان میں بہترین شوہر ابو زرع تھا۔ آنحضور ﷺ نے اس کا ذکر کر کے سیدہ عائشہؓ سے فرمایا: عائشہ میں تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسا ابو زرع ام زرع کے لیے تھا[11]۔ گویا خواتین تفریحاً قصّے کہانیاں سنا کرتی تھیں۔ البتہ لغو نہیں بامقصد حقیقی قصے۔

2۔ شاعری

خواتین عرب شاعری بھی کیا کرتی تھیں۔ آنجنابؐ کی پھوپھیاں بھی اس خداداد صلاحیت سے متصّف تھیں[12]۔ ام المومنین سیدہ عائشہ کے شعر کہنے کا بھی تذکرہ ملتا ہے:[13]

3۔ شتر سواری

عرب خواتین شتر سواری کیا کرتی تھیں۔ وہ پالکی پر سوار ہوا کرتی تھیں۔ اسی نسبت سے رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: "ان عورتوں میں سے بہترین جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں قریش کی نیک عورتیں ہیں۔"[14]

4۔ جسمانی سرگرمیاں

عہد رسالت میں چونکہ دشمنان دین کے حملے یا ان سے جنگ و قتال کا خطرہ ہمہ وقت درپیش رہتا تھا لہٰذا مسلمان جہاد کے لیے تیار رہا کرتے۔ خواتین بھی جسمانی اعتبار سے قوی رہنے اور حسب ضرورت جہادی سرگرمیوں کے لیے خود کو تیار رکھتی تھیں۔ مختلف Physical activities کیا کرتی تھیں۔ مثلاً: سیدہ عائشہؓ کے دوڑنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ آپ نے دو بار کھلی جگہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا۔ پہلی بار حضرت عائشہؓ جیت گئیں اور دوسری بار آنجنابؐ جیت گئے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے۔[15]

صحابیات عملاً جہاد میں حصہ لینے کے لیے تیار رہتی تھیں۔ اس کی بہترین مثال غزوہ خندق کے موقع پر ملتی ہے جب مدینہ منورہ میں خواتین اور بے ایک قلعہ نما مکان میں تھے۔ اور حفاظت کے لیے مجاہدین موجود نہیں تھے۔ ایک یہودی ٹوہ لینے آیا۔ حضرت صفیہؓ نے نیچے اتر کر اسے جہنم واصل کر دیا[16]۔ خود رسول اللہ ام سلیمؓ اور انصار کی چند عورتوں کو جہاد میں لے جاتے تھے تاکہ وہ مجاہدین کو پانی پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں"[17]۔

5۔ جہادی مشاغل دیکھنا

روایات سے ثابت ہے کہ خاص خاص مواقع پر صحابہ کرام جنگی کھیلوں کا اہتمام کیا کرتے۔ خواتین ان کھیلوں سے لطف اندوز ہوتی تھیں۔ مثلاً ایک بار عید کے موقع پر حبشی نیزہ بازی کا کوئی کرتب دکھا رہے تھے۔ حضرت عائشہ حضور اکرم ﷺ کی آڑ لے کر ان کا کھیل دیکھتی رہیں۔ تا آنکہ اکتا گئیں[18]۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے نووی نے یہ رائے دی کہ اگر مراد مردوں کو دیکھنا نہ ہو تو بلکہ ان کے کرتب دیکھنا ہو تو عورتیں بھی انھیں دیکھ سکتی ہیں۔[19]

6۔ دف بجانا

آنحضور ﷺ ایک غزوے سے کامیاب واپس لوٹے تو ایک عورت دف پکڑے حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ ﷺ کامیاب واپس آئے تو میں آپ کے قریب کھڑے ہو کر دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی نذر پوری کر" چنانچہ اس عورت نے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی موجودگی میں دف بجائی[20]۔ گویا خوشی کے موقع پر خواتین کا دف بجانا ماذون ہے۔

7۔ جانور پالنا: (Pets)

صحابیاتؓ گھروں میں پالتو جانور رکھا کرتی تھیں۔ اکثر گھروں میں بکریاں پالی جاتی تھیں۔ جو بوقت ضرورت کھانے کے کام بھی آتی تھیں۔ کئی بار آنجناب ﷺ کی دعوت میں گھریلو بکریاں پکائی گئیں۔ گویا گھر میں پالتو جانور رکھنا بھی جائز ہے۔ اس سے بھی ذہنی طور پر تازہ دم ہونے کا موقع میسر آتا ہے۔ آج کل مغرب میں اس کا رجحان بہت زیادہ ہے۔

جز دوم: خواتین کے معاصر تفریحی رجحانات۔ تحدیّات

فی زمانہ خواتین کے ہاں متداول ہر دلعزیز ترین تفریحی سرگرمیاں اور ان کے اثرات و نتائج برائے ملاحظہ پیش ہیں:

سوشل میڈیا

1: **ٹی وی:** ہر گھر میں ٹی وی موجود ہے یہ تفریح کا سب سے بڑا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ سینکڑوں چینلز اسی پر میسّر ہیں۔

2: **انٹرنیٹ:** ٹی وی کے بعد انٹرنیٹ تفریح کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور بالعموم اسی کی طرف رجحان و میلان زیادہ ہے۔

3: **موبائل:** انٹرنیٹ جو پہلے صرف کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ کا محتاج تھا اب موبائل کی صورت سمٹ کر ہر لحظہ ولمحہ آپ کے ہاتھوں میں موجود رہتا ہے۔ یہ صرف رابطے، بات چیت کا ذریعہ نہیں بلکہ اس میں فیس بک، Whatsapp، یوٹیوب وغیرہ موجود ہیں اور تفریح کے نام پر ہر طرح کی ویڈیوز موجود ہیں۔ غرض یہ کہ یہ تمام دنیا میں تفریح کا فوری اور سہل ترین ذریعہ ہے۔

سوشل میڈیا بطور تفریح۔ اثرات

ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائل کو تفریح، recreation اور تازہ دم ہونے کے لیے استعمال کرتے رہنے سے لطف اندوزی و چند فائدے اپنی جگہ بجا لیکن اس کے بہت سے منفی اثرات خواتین کی زندگیوں پر مرتب ہو رہے ہیں مثلاً

بے پردگی کا رجحان و میلان

سوشل میڈیا نے خواتین کی فکر، سوچ، ان کی خواہشات، طرزِ زندگی کو بحیثیت مجموعی بہت متاثر کیا ہے۔ بدترین اور مہلک ترین اثر یہ ہوا کہ فیشن اور آزادی کے نام پر غیر ساتر، غیر شائستہ لباس نے لے لی۔ نو عمر بچیوں سے لے کر سن رسیدہ خواتین تک کے ملبوسات خود دعوتِ نظارہ دیتے ہیں۔ جس کے سبب معاشرے میں سنگین حادثات رونما ہو رہے ہیں کہ چھوٹی بچیاں تک محفوظ نہیں۔ ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں جنھیں یہی سوشل میڈیا ہم تک پہنچاتا ہے۔ لہٰذا بیان کرنے کی چنداں احتیاج نہیں۔

لغویت و بے مقصدیت

تفریح کے نام پر دیکھے جانے والے ٹی وی سیریز میں سوائے محبت کے نہ کوئی معاشرتی موضوع ہے نہ ہماری اصل تہذیب و ثقافت۔ بے مقصدیت، لہو و لعب کی طرف مائل کرنے والے یہ ٹی وی ڈرامے ہماری اقدار پر ضرب کاری ہیں۔ جنھیں ہمارے مستقبل کی معمار بہت شوق سے دیکھتی ہیں۔ لہٰذا آج عفت مآب صحابیات اور اسلاف کی بزرگ خواتین کو اپنا آئیڈیل بنانے کے بجائے خواتین ٹی وی پر تھرکتے نیم برہنہ جسموں کی مالک مادر پدر آزاد خواتین کا تتبّع کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں۔

اخلاقی انارکی

ٹی وی ڈراموں کے علاوہ موبائل پر Whatsapp، فیس بک پر کی جانے والی تفریح نامحرموں سے دوستی کو مباح کر رہی ہے۔ بقول خالد جامعی "موبائل ایک تہذیب و تمدن، تاریخ و ثقافت، زبان، اسلوب بیان اور نیا طرز زندگی ہے جس نے خیر و شر کے پیمانے بدل ڈالے ہیں۔ لوگوں کے سونے جاگنے کے اوقات کو زیر و زبر کر دیا ہے۔ ان کی خلوت میں گھس کر گناہ کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ SMS کے ذریعے ایک نئی زبان، نئی تہذیب، غلط رویے غلیظ معاشرت عامیانہ طرز گفتگو، بے ہودہ اشارے، کنائے اور جملے ایجاد کیے ہیں۔ زبان و بیان کی نزاکت و لطافت کو ختم کر دیا ہے۔ سہولت کے نام پر زبان کا حلیہ بگاڑ دیا کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ یاوہ گوئی ہو سکے[21]۔ چنانچہ اس تفریح نے "اسلامی قدروں پر جو ضرب کاری لگائی ہے اسلامی اخلاق و کردار، ایمانی جذبات و خیالات اور دینی حمیت و ذہنیت میں جو بگاڑ و انقلاب برپا کیا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے"۔[22]

اتہام میں اشتراک و تعاون: موبائل پر "تفریح" کے دوران ہم اتہام و الزام تراشی کے ایک غیر مختتم سلسلے میں اپنا حصہ ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ یعنی بغیر کسی خبر کی تحقیق و تصدیق کے اسے share کرتے چلے جانا۔۔۔ چادر اور چار دیواری کے تقدس کی پامالی، موبائل پر تفریحی سرگرمی کے دوران اپنی تصاویر یا کسی اور کی تصاویر share کرنا بھی ایک معمول بن چکا ہے۔ اس کے کتنے ہولناک نتائج نکلتے ہیں وہ سبھی کے سامنے ہیں۔ چنانچہ بنت حوّا "سائبر غنڈہ گردی" کے دلدل میں اپنے آپ کو خود ہی دھنساتی چلی جارہی ہے اور خوش ہے کہ اس کا وقت بہت اچھا گزر جاتا ہے وہ fresh ہو جاتی ہے۔

اشتہاری مہمات اور معاشی مسائل: ٹی وی و موبائل پر میڈیا کی تشہیری مہمات عروج پر ہیں نت نئی چیزیں دکھا کر خریدار کی خواہشِ خرید کو کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس پر مستزاد "Sale" اور اس "Sale" کا محدود مدت کے لیے ہونا۔۔۔ خواتین کو مہمیز دیتا ہے جب وہ ہر من چاہی چیز کو نہیں خرید پاتیں تو یا اپنے گھر کے مردوں کو زیادہ پیسے بنانے پر اکساتی ہیں یا خود میدان عمل میں اترتی ہیں۔ پھر یا تو گھر اور جاب کے دہرے بوجھ تلے دب کر رہ جاتی ہیں یا پھر بعض ایسے غلط راستوں پر چل نکلتی ہیں جن کا انجام بہت بھیانک ہوتا ہے۔ یہ راستہ بھی ایک تفریح یا Pastime سرگرمی کے ذریعے کھلتا ہے۔

خاندانی نظام پر ضرب کاری: سوشل میڈیا کی تفریحی سرگرمیوں بالخصوص ڈراموں میں ایسا ماحول دکھایا جا رہا ہے جس میں طلاق بآسانی لی جا سکتی ہے اور پھر دوسری شادی بآسانی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا ہے۔ کیونکہ جو بات کانوں میں پڑتی رہتی ہے وہ دل میں اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔

المختصر تفریح کے نام پر طبقہ نسواں بری طرح سوشل میڈیا سے جڑا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ اخلاق زریلہ آکاس بیل کی طرح ہمیں اپنی لپیٹ میں لیے جا رہے ہیں فکر انگیز بات ہے کہ نسل نو کی معمار اس عفریت کے ہاتھوں میں ہے۔[23]

طبّی مسائل: گھنٹوں پہروں ایک ہی غیر فعّال انداز میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ رہنا یا پھر موبائل یا لیپ ٹاپ کی سکرین پر مشغول رہنا بے شمار طبی مسائل کو جنم دیتا ہے۔ نظر کی کمزوری، موٹاپا، نظام انہضام کی خرابی، سستی و کاہلی اور مسلسل اسی انداز میں زندگی بسر کرتے رہنے سے جسم کا مستقلاً سست اور کوئی کام کرنے سے قاصر ہوتے چلے جانا آج کے دور کی مسلّمہ حقیقت ہے۔ اس جامد تفریح کے یہ نقصانات جدید میڈیکل سائنس سے ثابت شدہ ہیں۔ نیز پہروں گردن جھکا کے بیٹھنے سے ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز متاثر ہوتا ہے۔ لہٰذا degenerative spinal issues بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔[24]

بچوں کی تربیت سے اغماض: تفریح کے نام پر ٹی وی اور موبائل میں اشتغال کا ایک خوف ناک نتیجہ بچوں کی پرورش میں لاپرواہی ہے۔ معیاری اور صحت بخش غذائیں تیار کر کے دینے کے بجائے instant تیار ہونے والی پلانٹس کی مصنوعات کا استعمال زوروں پر ہے۔ چنانچہ محنت کر کے کچھ پکانے کے بجائے بچوں کو noodles دے دی جاتی ہیں۔ نتیجتاً ایک کمزور اور بیمار نسل پروان چڑھ رہی ہے۔

2۔ بیرونِ خانہ تفریحی سرگرمیاں

کسی خوب صورت مقام پر سیر و سیاحت کے لیے جانا، کسی باغ میں، پہاڑی علاقوں میں ہائکنگ کے لیے جانا، قدرت کی صنّاعی کے خوب صورت مظاہر سے لطف ہونا بالکل جائز ہے۔ بلکہ ضروری ہے لیکن اس کی بھی کچھ حدود و قیود ہیں۔ خواتین اپنے گھر کے مردوں کے ساتھ جائیں باپردہ ہو کر جائیں تو شریعت اس کی اجازت دیتی ہے لیکن بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ باہر جانا، آزادانہ اختلاط مرد و زن کسی صورت ماذون نہیں۔ فرمان رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے "عورت پردے کی چیز ہے جب وہ بے پردہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے۔"[25] آج کل تو نہ صرف اس آزادانہ تفریح کے مظاہر عروج پر ہیں بلکہ اس میں Tiktok نامی لغو کام کا اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ نتیجتاً خواتین کے ساتھ ہونے والے حادثات میں خوف ناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے ہم ان روح کو لرزا دینے والے واقعات کے تذکرے میڈیا کے ذریعے سنتے رہتے ہیں۔

3۔ کھیلوں میں حصہ لینا

مختلف کھیلوں میں مثلاً کرکٹ، ہاکی، بیڈمنٹن وغیرہ میں تفریحاً حصہ لینا ایک صحت بخش سرگرمی ہے کیونکہ تحرّک و ہلچل صحت کی کنجی ہے لیکن جس انداز میں آج کل خواتین ملکی اور عالمی سطح کے کھیلوں کے مقابلوں میں شامل ہوتی ہیں، ان کھیلوں کے مخصوص غیر ساتر لباس پہن کر، کھلے میدانوں کھلی جگہوں میں مردوں کے سامنے یہ کھیل کھیلنا تفریح کے نام پر ایک غیر اسلامی

غیر شرعی کام ہے اور حوادث کو دعوت دینا۔ صنفی استحصال کا خطرہ ان خواتین کو ہمہ وقت لاحق رہتا ہے۔ نیز بعض کھلاڑی خواتین اپنے کھیل کی وجہ سے بانجھ ہو جاتی ہیں اور اپنے اصل وظیفہ، جو فطرت کے ان کے ذمے لگایا، کی ادائی سے قاصر ہو جاتی ہیں۔

قصہ کوتاہ خواتین کی معاصر تفریحی سرگرمیوں میں سب سے زیادہ معروف متداول سرگرمیاں، جن کے چند اثرات گزشتہ صفحات میں پیش کیے گئے، ان کا معاملہ اثمھما اکبر من نفعھما والا ہے[26]۔ یہ تفریحات اپنے تمام مضمرات کے سبب نہ صرف خواتین کے لیے بلکہ پورے معاشرے اور آنے والی نسلوں کے لیے بہت بڑی تحدّی (Challenge) ہیں۔

ماسوا چند معاملات کے جن کی صراحت موجود ہے، اسلامی احکامات و تعلیمات مرد و عورت کے لیے یکساں ہیں۔ ان کی حکمتوں اور ثمرات کا ظہور دونوں کے اپنے اپنے دائرہ کار میں ہوتا رہتا ہے۔ انسانی ذہن اور جسم کی قوت و طاقت اور جذبہ فعّالیت کو بحال کرنے، اسے سکون و راحت بخشنے کے لیے، عرف عام میں relax کرنے کے جملہ انتظامات تعلیمات اسلامی میں موجود ہیں اور ہماری فلاح اسی میں ہے کہ ہم اپنی ہر سرگرمی کو انہی تعلیمات کے دائرہ کار اور حدود کے اندر رکھنے کو یقینی بنائیں۔ بصورت دیگر اخروی نقصان تو ہے ہی دنیاوی نقصانات کا مشاہدہ ہم روزانہ کی بنیادوں پر کر رہے ہیں۔

مومن کے شب و روز، اس کی صبحیں شامیں کیسی ہونی چاہییں، بارگاہِ رسالت سے مکمل ہدایات ملتی ہیں اور صحابہ کرامؓ و اسلاف کی زندگیوں کے عملی نمونے ہمارے لیے کافی و شافی ہیں۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے: "مومن صرف تین چیزوں کا آرزومند ہوتا ہے۔ توشہ آخرت کی فراہمی، معاش کے لیے تگ و دو یا حلال چیزوں سے لطف اندوزی"[27]۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان چشم کشا ہے کہ "دو نعمتوں کے متعلق اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ صحت و فراغت [فارغ وقت]۔[28] اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا" آدمی کا حسن اسلام ترک لایعنی میں ہے"۔[29] بنابریں مسلمان عورت کو وہی تفریح کرنا جائز ہے جو بامقصد ہو۔ لغویت سے مبرّا ہو جس میں اس کا وقت، اس کی توانائیاں اور مال کسی مثبت اور تعمیری کام میں استعمال ہو رہی ہوں۔ خواہ وہ ورزش ہو، باغبانی ہو، تیراکی ہو، سیر و سیاحت ہو، کسی سے ملنا ملانا، تقاریب۔۔۔

لباس اور زیب و زینت میں اسلامی اصولوں کا تتبع

قرآن کریم میں لباس اور زیب و زینت کے حدود و قیود بھی دیے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروا کے ابلیس نے اپنے رقیب انسان کو جو پہلی سزا دلوائی تھی وہ بے لباسی کی سزا تھی[30]۔ کیا اس سے بڑی تحدّی ہو سکتی ہے کہ ایک عورت خود ہی بے لباس ہو جائے یعنی ایک تذلیل بھری سزا کو بڑے تفاخر و انبساط سے اپنا لے۔ آنجنابؐ کے فرامین ملاحظہ ہوں: "جو عورت بنی سنوری ہوئی دوسرے مردوں میں ناز و ادا کے ساتھ چل رہی ہے اس کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی کی سی ہے جس کے لیے کوئی روشنی نہیں"۔[31] "جب عورت خوشبو لگا کے دوسروں کے پاس سے اس لیے گزرے کہ وہ اس کی خوشبو سے محظوظ ہوں تو وہ عورت ایسی ایسی ہے۔ آپ ﷺ نے نہایت شدید الفاظ میں اس کے لیے وعید سنائی۔[32] ان احکام کی مصلحت ہی یہی ہے کہ عورت کسی مصیبت و مشکل میں نہ پڑے۔ لہٰذا بناؤ سنگھار کر کے باغات یا دیگر مقامات سیر و سیاحت پر برائے تفریح جانا شرعاً ممنوع ہے۔

اشیاء کا جائز اور مثبت استعمال

ارشاد ربانی ہے: کلوا واشربوا ولا تسرفوا[33]۔ "کھاؤ پیو لیکن اسراف مت کرو" اسی طرح فرمایا "ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین[34]۔ "بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں"۔ یوں انسان کو اس کی حدود و قیود بتا دی گئی ہیں۔ جب بھی اور جس معاملے میں بھی ان حدود سے تجاوز کیا جائے گا اس کے نتائج بہت بھیانک ہوں گے۔

اختتامیہ

ہادی عالم حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یا ابا الدرداء ان لجسدک علیک حقا۔۔۔ فاعط کل ذی حق حقه۔۔[35] "اے ابو درداء تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کا حق ادا کر۔" جسم کا حق یہ ہے کہ اس کی تمام طبعی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ اس کو راحت پہنچائی جائے۔ اس کے سارے نظاموں کے فعّال رہنے کے لیے ہر ضروری اقدام کیا جائے۔ لہٰذا آمدہ نسلوں کے گہوارے یعنی خواتین کے لیے تفریح بہت ضروری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عہد رسالت مآب کی تفریحی سرگرمیوں کی جانب رجوع کیا جائے۔ انھی بنیادوں پر معاصر خواتین اپنی تفریحات کا نظام استوار کریں۔ البتہ عصر جدید میں متداول ورزشوں، تیراکی اور دیگر مفید و مقوی جسمانی سرگرمیاں ضرور اپنائی جانی چاہییں۔ تاہم یہ امر یقینی بنایا جانا چاہیے کہ: پردے کا اہتمام ہو۔ اختلاط مرد و زن نہ ہو۔ اسی طرح کھیلوں کا معاملہ ہے۔ خواتین پردے کے اہتمام کے ساتھ کرکٹ ہاکی، شوقیہ طور پر کھیل سکتی ہیں تاہم باقاعدہ ٹیمیں بنانا اور ملکی، غیر ملکی سطح پر مردوں کے سامنے کھیلنا قطعاً ماذون نہیں حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیروا فی الارض کہہ کر سیر و سیاحت کا حکم دیا۔ مظاہر فطرت سے قربت انسان کو تازہ دم کر دیتی ہے اور اس بڑے نظام ہستی سے مربوط کرتی ہے جس کا وہ ایک چھوٹا سا کل پرزہ ہے۔ تاہم یہ بھی اسلامی حدود و قیود کے اندر ہو گی تو مفید ہو گی۔ بصورت دیگر بنت حوّا خود اپنی بربادی کو دعوت دے رہی ہے۔

شرعی حدود کے اہتمام کے ساتھ کھیل کود، سیر و سیاحت، ورزش کے علاوہ نئے علوم و فنون سیکھنا، مطالعہ کو معمول بنانا، مراقبہ (meditation)، تیراکی اور دیگر بہت سے کام ہیں جو انسان کو فرحت و انبساط، خوشی و مسرت اور تسکین کا احساس بخشتے ہیں۔ ایسی سرگرمیوں کا ذوق اختیار کر لینے میں ہی مسلم خاتون کی دینی و دنیاوی فلاح و نجات کا مدار ہے۔ یہ مسلم خاتون کی اپنی ذمہ داری بھی ہے اور ریاستی سطح پر اس کا اہتمام ہونا چاہیے کہ خواتین کو باپردہ اور محفوظ ماحول میسر ہو جس میں وہ ورزش، تیراکی و دیگر صحت بخش مشاغل جاری رکھ سکیں۔

References

[1] Muḥammad Ibn Makarram Ibn Manẓūr, *Lisān al-'Arab* (Beirūt Dār Ṣādir, n.d.), 2:541.
[2] Abī al-Qāsim Ḥusain Ibn Muḥammad Al-Aṣfahānī, *Mufradāt fi Gharīb al-Qur'ān*, (Beirūt, Dār al-Ma'rifa, 2008 AD), 628.
[3] Karachi Urdu Dictionary Board, *Urdū Lughat Tārīkhī Uṣūl per* (Karachi: Urdū Dictionary Board 1983), 5: 345-346.
[4] Muḥammad Ibn abī Bakar ad-damishqī Ibn al-Qayyim, *Madārij as-Sālikīn* (Riyādh Dār aṣ – Ṣami'ī, , 1st ed. 2011AD), 4: 3081.
[5] Yūnus,10: 58.
[6]Muḥammad 'abd ar Raḥmān al-Sakhāvi,*al Maqāṣid al Ḥasana fī bayān kathīr min al aḥādīth al mushtahara* (Riyādh Dār al-kitāb al-'Arabī ,1st. ed.1985 AD),372.
[7]Jamāl ad-dīn abū-al Farj Ibn al-Jawzī, *Akhbār al-Ḥumaqa wa al-Mughfilīn*, (Beirūt, Dār al-Fikr al-Labnānī, 1990 AD), 15.
[8]Muslim Ibn al-Ḥajjāj al-Qushyrī, *al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*, in *Maws'uaa al Kutub as-Sitta*, (Riyādh, Dār as-Salām 2000.
[9]Jalāl ud dīn 'Abd ar-Raḥman Ibn abī Bakr al-Suyuṭī,, *Durr ul-Manthūr*, (Qahira, Markaz Hijr lil Bahuth wad Dirasat al-'Arabiya wal-Islamiya, 2003 AD), 7:160.
[10]'Alī Ḥusām ad-Dīn Mutaqī al-Hindī, *Kanz al-Ummāl fī as-Sunan wa al-Aqwāl wa al-Af'āl*, (Beirūt Muassissah ar-Risāla, n.d.), 15:211.

[11] Bukhārī Abū 'Abdullah Muḥammad bin Ismā'īl, *al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ,* (Riyādh, Dār as-Salām 2000 AD), 477.
[12] Bashir Yamut, *Sha'irat al-'Arab fil Jahiliyah wal-Islam* (Beirut, al-Matba' al-Wataniyah 1st. ed. 1934 AD), 170.
[13] Yamut, *Sha'irat al-'Arab fil Jahiliyah wal-Islam,* 115-116
[14] Muslim, *al-Jāmi',* 1121.
[15] Sulyman Ibn abi al-Ash'ath Abū Dāwūd, *Sunan abi Dāwūd,* in *Mawsu'aa al-Kutub as sitta,* (Riyādh, Dār as-Salām, 2000 AD), 1414.
[16] Ibn Hisham 'Abd al-Malik, *As-Sīra an-Nabawiyyah,* ed. Muṣṭafa as-Saqa, (Miṣr, Shirka Maktaba wa Matba' al-Bābi al Ḥalbī, 1955 AD), 2: 228.
[17]Abū 'Isā Muḥammad Ibn Sūrā Tirmidhī, al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ, in, , Dār as-Salām, Mawsu'aa al-kutub as-Sitta (Riyādh Dar as-Salam, 2000 AD), p: 1767
[18] Bukhārī, *al-Jāmi',* 452.
[19] Nawawī Yaḥyā Ibn Sharf, *al-Kāmil Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim,* (Karachi Qadīmī Kutab Khāna, n.d.), 1: 291.
[20] Trimidhi, 2032.
[21] Khālid Jāmi'ī "Mobile Phone :Muḍḍirat wa Nuqṣānāt" in *Al-Burhān,* Jan, (2011): 50.
[22] Sa'īd Aḥmad, *Furṣat-e-Zindagī,* (Gujrāt Pālan pūr, 1437 A.H.), 102.
[23] Shehnāz Mājid,'Maujuda dhrāi' iblāgh muāshratī t'mīr mein muāwin ya mazāḥim" in Mahnama *Khwahish* ,7:13
[24] Gadi Lissak, "Adverse physiological and psychological effects of screen time on children and adolescents: Literature review and case study" in *Environmental Research,* 164 (2018), 149-157.
[25] Tirmidhi, 1767.
[26] al-Baqara, 2: 219.
[27] Muttaqi al-hindi, *Kanz,* 16:133.
[28] Tirmidhī, *al-Jāmi',* 1884.
[29]Tirmidhī, 2019.
[30] Al-A'rāf,7: 26-27.
[31] Tirmidhī, *Jāmi'*,] 1766.
[32] Abū Dāwūd, *Sunan,* 1527.
[33] Al-A'rāf, 7: 31.
[34] Al-Isrā, 17: 27.
[35] Muttaqi al-Hindi, *Kanz,* 3:45.